داستان

داستان اردو ادب کی قدیم صنف ہے - اس کے معنی جھوٹی و فرضی کہانی کے ہیں۔ داستان کی پیدائش اس زمانے میں ہوئی جب لوگوں کے پاس وقت کی کمی نہیں تھی۔ لوگ اسے دل بہلانے و بے کاری کا شغل مانتے تھیں۔ جیسا کہ "مرزا غالب" اپنے دیباچیں میں لکھتے ہیں کہ "داستان طرازی منجملہ فنون سخن ہے،
سچ تو یہ ہے کہ دل بہلانے کا اچھا فن ہے"۔

داستان گو اپنے بیان کے ذریعہ قصّہ میں قصّہ اس قدر ملاتا ہے کہ کہانی طویل و وسیع ہو جاتی ہے جو اس صنف (داستان) کی پہچان ہے - جیسا کہ "ڈاکٹر کلیم الدین احمد" لکھتے ہیں کہ "داستان کہانی کی طویل، پیچیدہ اور بھاری بھرکم صنف ہے"۔

داستان کے موضوع بہت محدود ہوتے ہیں، ایک شہزادے اور ایک شہزادی کے ارد گرد ہی قصّہ گھومتا ہے - داستان کی اہم خصوصیت اس میں پائی جانے والی مافوق الفطرت عناصر ہے - جس کے کردار انسانی فہم و گمان سے بالاتر ہوتے ہیں۔ کہیں دیو، جن تو کہیں نجومی و جادوگروں کے ساتھ ساتھ پریوں کا ساز نظر آتا ہے۔
داستان کی یہی خوبی اسے ناول اور افسانہ سے جدا کرتی ہے -

داستانوں میں زیادہ دو طرح کے کردار پائے جاتے ہیں - یا تو اچھے یا پھر برے - اگر اچھا کردار ہو تو اس کے اندر دنیا کی ساری اچھائی موجود ہوتی ہے وہیں برا کردار دنیا کا سب سے برا ہوتا ہے - ان برے کرداروں میں شریر جن و انس کی موجودگی ہوتی ہے -

بیشتر داستانوں کا پلاٹ پیچیدہ ہوتا ہے - جس کی وجہ سے پڑھنے والے کو ایک الگ ذایقہ ملتا ہے -

داستان گو کوشش کرتا ہے کہ داستان میں قصے کی منظر کشی اس طرح کی جائے کہ پڑھنے یا سننے والوں کو ایسا محسوس ہو کہ وہ خود داستان کا حصہ ہے یعنی قصے میں شریک ہے - لہٰذا داستان کی منظر کشی سامعین کو قصے سے جوڑے رکھتی ہے -

---

صنف داستان کی شروعات: اردو کے ہر صنف کی طرح دکن سے ہی ہوئی - دکن میں ہی اردو کی پہلی داستان سب رس لکھی گئی - جس کے مصنف "اسد اللہ وجہی" ہیں -

سب رس کے بعد دکن میں بہت سی داستانیں لکھی گئیں جس میں طوطی نامہ / طوطا کی کہانی ، منشی محمد بیجاپوری کی انوار سہیلی اہم ہے ۔

سوال) شمالی ہند میں "فورٹ ولیم کالج" سے پہلے بھی کئی داستانیں لکھی گئیں جن میں قصہ مہرافروز دلبر، نوطرز مرصع، قصہ ملک محمد وگیتی افروز

عجائب القصص اور جذب عشق شامل ہیں۔

فورٹ ولیم کالج کی داستانیں انگریز افسران کو ہندوستانی زبانوں و عقائد سے آشنا کرانے کے عوض لکھی گئیں۔ "جان گل کرسٹ" کی صدارت میں فورٹ ولیم کالج کی جانب سے جو داستانیں لکھی گئیں ان میں "میرامن" کی باغ و بہار سب سے اہم ہے۔ جو نوطرز مرصع کا آسان زبان میں ترجمہ ہے۔ اسی طرح داستان امیر حمزہ، حیدر بخش حیدری کی آرائش محفل اور نہال چند لاہوری کی مذہب عشق فورٹ ولیم کالج کی اہم داستانیں ہیں۔

فورٹ ولیم کالج سے باہر بھی کئی اہم داستانیں لکھی گئیں۔ جس میں "انشا اللہ خان انشا" کی دو داستانیں سلک گوہر اور رانی کیتکی کی کہانی۔ "مرزا رجب علی بیگ سرور" کی فسانہ عجائب، اسی طرح داستان امیر حمزہ بھی اس دور کی اہم داستانیں ہیں۔

داستانوں کے عروج و زوال :- جب مغلیہ سلطنت کافی کمزور ہوئی اور سیاسی اتھل پتھل کی وجہ سے دہلی کے شعراء ادبا نے دہلی چھوڑ کر جاگیرداروں، نوابوں اور رئیسوں کی پناہ لی - اسی دور میں داستانیں کہنے و سننے کا چلن عام ہونے لگا کیونکہ جو باتیں حقیقی زندگی میں مُحال تھیں، داستانوں میں وہی چیزیں مافوق الفطرت کی وجہ سے ممکن و آسان آسان ہو جاتی تھیں - جس سے زندگی کی پریشانیوں کا احساس کچھ کم ہوتا تھا -

یہی وہ چیز تھی جو داستانوں کے زوال کا سبب بھی بنی - جب سے ہندوستان پر انگریزی حکومت قائم ہوئی - جدید ادبی و سائنسی علوم نے مافوق الفطرت سے ہمارا یقین ہی اٹھا لیا - اور سب سے بڑی وجہ یہ بنی کہ وقت کی کمی کے سبب طویل داستانوں کو لکھنا اور پڑھنا ناممکن سا ہو گیا -